سالانہ قیمت ۳؎ | رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔ اے ایڈیٹر
(مینو منزل وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینجر۔

جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر
بنام مینجر صاحب ہونا چاہیے
اور تمام مضامین مع اشتہارات
وغیرہ براے اندراج بنام ایڈیٹر
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۰	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء	نمبر ۱۲

قصیدہ

بطرح عُرفی شیرازی و شوکت بُخاری

از نتائجِ طبع منشی حشمت اللہ حشمت شملوی تلمیذ عالیجناب افسر الشعرا خاقانی ہند مولینا مولوی نصیر الدین صاحب نصیر گنالوی

غوطہ زد در بحرِ معنی طبعِ مضموں زاے من	تا دُر افشانی کند بر عیسیِ والاے من
بالِ پرواز از پرِ جبریل میدارد ہوس	در ہواے دید او مُرغِ دلِ شیداے من
خندہ زن شُد بر نواے بُلبُلِ گلزارِ قُدس	در ثناے لعلِ او طوطیِ شکر خاے من
گوہرِ طبعم عطا کرد ست آن کانِ سخا	شعر مانندِ گہر مے ریزد از لبہاے من
اقتباسِ نُورِ رویت گر کُنم حاسل کُنند	چشمۂ خورشید آب از چشمۂ سیماے من
ہیچ نبُود کم ز نُورِ آفتابِ رحمتت	گر کنی روشن ز انوارت شبِ یلداے من
ساربانِ بخت بنما ناقۂ حُسنِ مسیح	تا کند محمل ز چشمِ خویشتن لیلاے من
بس غریبم المدد اے کاروان سالارِ دین	مے بَرد دُزدِ لعین از دستِ دل کالاے من
عصمت از فرطِ گناہانم بگرید زار زار	معصیت بر خویشتن نازد بغفلت ہاے من
توبہ ورزیدن نمے گیرد قرار اندر دلم	از فریبِ وعدۂ امروز من فرداے من
بر زبان عذرِ گناہ دارد گرہ از شرم لیک	خوب مے دانی تو پنہانِ من و پیداے من
جز کرمہاے تو کس را من نمے آرم شفیع	بر درت تا بر نگردد حرفِ استدعاے من
از بنِ ہر موے من بوے ریا آید ہمے	واے بر دعواے اعمالِ من و تقواے من
تنگ دارم از تہی دستی اغثنی یا مسیح	یاد در کف دار دین قلبِ من و دنیاے من
انت مولائی طبیبی سیدی بر من نگر	خون خورد تا چند دل از دردِ جاں فرساے من
بر منِ عاجز نگاہِ لطف فرما یا شفیع	تا بکی از دستِ جورِ آسماں غوغاے من
اے شفیع المذنبیں اے خازنِ نعماے حق	گیر دستم تا نہ گردد قعرِ دوزخ جاے من

حشمتا از فیضِ مداحیِ شاہِ انبیا
سر برافرازد ز عُرفی طفلِ استغناے من

بادشاہاں خویشے وارند نہ کیشے

ڈیر ایڈیٹر اور ناظرین نور افشاں تسلیم - مزاج شریف - آج کے مضمون میں جو عنوان مندرجہ صدر کے تحت میں پیش کیا جاتا ہے اُس کے دو بڑے حصے یا تقسیمیں ہیں -

پہلا حصہ یا پہلی تقسیم جس کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہوں میں اپنایت نہیں ہوا کرتی جس طرح بادشاہ اپنی ذات خاص کو چھوڑ کر باقی کل رعایا کو اپنا فرمانبردار اپنا مطیع اپنا مال سمجھتا ہے - اسی طرح اپنی بی بی اپنے بچوں اپنے ماں باپ اپنے بھائی بھتیجوں کو بھی اُسی خیل اور اسی ذیل میں سمجھتا ہے - رعایا خواہ ان لوگوں کو بادشاہ کے ساتھ تعلق رکھنے کی سبب سے معزز اور اپنے سے زیادہ ممتاز سمجھے - یہ امر دیگر ہے -

پچھلے زمانہ کے بادشاہوں کے حالات سے تواریخ نے ہم کو آگاہ کر دیا ہے کہ اسی کم بخت دنیوی تاج و تخت کے لالچ میں اُنہوں نے اپنے باپوں کو قید اپنے حقیقی بھائیوں کو تلوار کی دھار سے موت کے گھاٹ پر اُتار دیا اور اپنے ہی خاص اعزا و اقربا کو کھیرے ککڑی کی طرح کاٹ کر ڈال دیا -

پس ثابت ہوا کہ بادشاہوں میں خویشے ندارند ایسا مسئلہ ہے جس پر کچھ بیان کر کے اپنا اور ناظرین دونوں کا وقت ضائع کرنا ہے اور خواہ مخواہ کی سمع خراشی ہے -

موجودہ یعنی ہمارے زمانہ کے بادشاہوں میں خویشے ندارند کے مقولہ نے یہ مرض پیدا نہیں کیا کہ حرص حکومت میں اپنوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر ڈالیں - مگر اس کے قائم مقام ایک اور حکمت عملی پر دارو مدار آ کر ٹھہر گیا ہے کہ مساوی حقوق رکھنے والے بھائی بندوں کو بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز کر کے رعایا میں سے کسی اعلیٰ افسر کے تحت رکھ دیتے ہیں - تاکہ برابری کرنے کا حوصلہ پست رہے اور یہ خون بیجا زمین پر نہ بہایا جائے - اس پر ہمارا اور نیز تمام اہل الرائے کا صاد ہے -

دوسرا حصہ یا دوسری تقسیم کہ بادشاہاں کیشے ندارند البتہ زیر بحث ہے -

اس فقرہ کے معنے یہ ہیں کہ بادشاہوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا - اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ عیسائی یا مسلمان یا ہندو وغیرہ نہیں ہوتے سو نہیں - لیکن مطلب یہ ہے کہ رعایا میں سے خواہ کسی کے ہم مذہب کیوں نہ ہوں - ان کو بمقابلہ دیگر مذاہب رعایا کے ایسی سرگرمی میں حصہ نہ لینا چاہئے جس سے رعایا کے دل میں شبہ پیدا ہو کہ بادشاہ تعصب مذہبی کے نشہ میں چور ہے اور رعایا کے مذاہب کے مقابلہ میں اپنے ہی مذہب کی حمایت کر کے اور مذہبوں کو صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتا ہے جیسا کہ آجکل کے تواریخ دان بعض اسلامی بادشاہوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ اُنہوں نے ہندوؤں پر جزیہ لگائے مندر گرائے - ہزارہا ہندو زبردستی مسلمان بنائے اور جب وہ لوگ مسلمان ہو گئے تو اُن کو جاگیریں عطا کیں اور اُن کے مرتبے بڑھائے لیکن موجودہ زمانہ کے بادشاہ ایسی کھلم کھلا بدعت نہیں پھیلاتے -

چونکہ بجائے تخویف کے ایک طریقہ دوسرے کو اپنے مذہب میں لے آنے کا لالچ بھی ہے - جو بادشاہان متعصب و سرگرم کسی کو جبراً اپنے مذہب میں ملا لینے کے بدعمل میں لاتے تھے ممکن ہے کہ کسی نہایت ہی چھپے ہوئے طریقہ سے کسی کو اپنے شاہی مذہب کو ترقی دینے کے لئے دام طمع میں پھانسا جاتا ہو - جیسا کہ حکام وقت کا مشنریوں سے ربط ضبط رکھنے سے جن کا خاص کام یہی ہے کہ لوگوں کو سمجھا بجھا کر مسیحی مذہب میں شامل کریں -

لیکن ہماری موجودہ برٹش گورنمنٹ کا بادشاہ حضور ملک معظم دام سلطنتہ چونکہ انگلستان کے بادشاہ ہیں - پس اس لحاظ سے کہ انگلستانی کل رعایا عیسائی ہے اُن کی ذات مبارک پر یہ کہنا ہرگز صادق نہیں آتا کہ ان کا کوئی مذہب نہیں - ان وہ مسیحی ہیں اور چرچ آف انگلینڈ سے تعلق رکھتے ہیں - ان کا اور اُن کی رعایا کا - باستثنائے اسکاٹ لینڈ ایک مذہب ایک عقیدہ ایک ایمان اور ایک امید ہے - لیکن اعلیٰ حضرت ہمارے ہندوستان کے شہنشاہ بھی ہیں اور ہندوستان میں قریب ۲۲ کروڑ ہندو معہ اپنے تمام فرقوں کے جن کی مجموعی حیثیت اس ضرب المثل میں بخوبی ظاہر کی گئی ہے کہ جتنے منہ اتنے مت پھر بھی وہ اجتماعی تناسب سے ہندو ہی کہے جاتے ہیں - ان کے بعد مسلمان بھائی ہیں وہ معہ شیعہ اور سنیوں وغیرہ کے قریب ۹ کروڑ کے ہیں - اُن کی تعدادی فرقہ بندی حضرت ذوق کے اس مطلع سے واضح ہوتی ہے -

ہفتاد و دو فریق حسد کے عدد سے ہیں
اپنا یہ ہے طریق کہ باہر حسد سے ہیں

رہے ہم دیسی مسیحی جو زیادہ تر امریکن سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں وہ رومن کیتھلک اور سی ایم ایس اور ایس پی جی اور سالویشن آرمی ... ایم - ایس وغیرہ کو چھوڑ کر چند لاکھ سے زیادہ نہیں اور

نورافشان

مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء

مسیحیت کا آلہٰی تصوّر

گزشتہ نمبر میں ہم ایک صاحب کا استفسار شائع کر چکے ہیں جس کا جواب ذیل میں دیا جاتا ہے۔

خدا کا خیال انسانی زبان میں ادا کرنا ہر ایک ملت و مذہب کے آدمی پر دشوار امر ہے۔ جو دقتیں آلہی تصور کو بیان کرنے میں کسی ایک ملت کے اصحاب کے آگے رونما ہوتی ہیں وہی اور کمی بیشی سے اسی قسم کی دقتیں دوسروں کے روبرو آتی ہیں کسی ملت و مذہب میں تصور آلہی ایسا ظاہر و بیان نہیں ہوا کہ اُسے سمجھنا آسان ہو۔

درحقیقت خدا کی بابت سب سے مشکل عقیدہ جو انسانی سمجھ سے بالکل باہر ہے وہ عقیدہ ہے جسے عام اصطلاح میں وحدت حقیقی کا اعتقاد کہتے ہیں۔ یہ اعتقاد معتقدانِ قرآن میں مروج ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ واحد حقیقی وہ علت ہے جو ہر جہت سے واحد ہو اس کے لئے متعدد آلات نہ ہوں نہ اس کے لئے متعدد شرائط ہوں۔ نہ متعدد قابلتیں ہوں۔ یعنے اس میں کسی قسم کی کثرت نہ ہو حتیٰ کہ اعتبارات کے لحاظ سے بھی عقل اس میں کثرت فرض نہ کر سکے اور وہ علت ایسی ہو کہ اس سے معلول بھی واحد پیدا ہو سکے تو ایسی علت کو ان معانی کی وحدانیت کو وحدت حقیقی کہتے ہیں اور اس پر ہر ایک شخص غور کر کے دیکھ سکتا ہے کہ ان معانی کا واحد خدا انسانی عقل و فکر سے کس قدر نزدیک ہے؟ اس وحدت حقیقی کی تہ اور بنیاد میں وحدت وجودی کا اعتقاد پنہاں ہے۔ ورنہ وحدت حقیقی کے معنے ہی کچھ نہیں بنتے اسی مشکل کو صوفیہ کرام نے وحدت وجودی کے اعتقاد سے حل بھی کیا ہے جو معتقدان قرآن کی روح رواں سمجھے جاتے ہیں۔ مگر وحدت وجودی کا اعتقاد دہریت کا دروازہ ہے۔ کیونکہ وحدت وجودی کے اعتقاد میں خدا کی واحد شخصیت کا انکار کیا گیا ہے اور تمام اسباب عالم کو باعتبار مراتب خدا مان کر ان کی شخصیتوں کے مجموعہ کو واحد خدا کہا گیا ہے اور اگر اسباب عالم کے خدا ہونے کا ثبوت نہ بہم پہنچے تو آدھی بنا بنایا دہریہ یا منکر خدا ہے۔ پس واحد حقیقی کے آلہی تصور کے اگر کچھ معانی ہو سکتے ہیں تو وحدت وجودی کی وحدانیت کے ہو سکتے ہیں اور وحدت وجودی کی وحدانیت کا خدا باطل ہے۔ کیونکہ اس سے مخلوقات کے افراد کا خدا ہونا لازم آتا ہے۔

مسیحی عقیدہ میں خدا کی وحدانیت کا اعتقاد پایا جاتا ہے۔ مگر مسیحیت میں خدا کو ہرگز واحد حقیقی نہیں مانا جاتا۔ کیونکہ واحد حقیقی کے اعتقاد میں جو قباحت ہے وہ شرک فی الوحدت کی بلا ہے۔ جس سے ہر ایک مسلم اعتقاد کا شخص سخت نافر ہے۔ مگر وہ اپنے اعتقاد کی آلہی وحدانیت میں شرک فی الوحدت کی جھلک کو دور نہیں کر سکتا ہے۔

مسیحیت کا آلہی تصور باعتبار ذات خدا کے واحد ہونے کا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ مسیحیت خدا کی متعدد ذاتوں کی منکر ہے وہ خدا کی صرف ایک ہی ذات مانتی ہے مسیحیت میں خدا کی ذات سے مراد الوہیت کی وہ حقیقت ہے جس کی طرف اسماء آلہی اور صفات آلہی کی نسبت ہے پس مسیحیت کو خدا کی متعدد ذاتوں کا بالکلیہ انکار ہے اس لئے مسیحیت نے خدا کو ہمیشہ سے باعتبار ذات کے واحد مانا ہے۔ خدا کی وحدانیت کا مسیحی عقیدہ ہر پہلو سے خدا کی وحدانیت کے اس عقیدہ پر فوقیت رکھتا ہے جسے وحدت وجودی یا وحدت حقیقی کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ مسیحیت نے خدا کی واحد ذات میں صرف اب ابن روح القدس کا امتیاز کیا ہے۔ اسم اب کی دلالت ذات آلہی کی ابوت پر ہے جو اسم کلی ہے جو ذات آلہی کو اسم اب کے ساتھ منفرد بھی کرتا ہے اور ذات آلہی کو کل ابوتوں کا مصدر بھی ظاہر کرتا ہے۔ اور اسم نسبتی ہونے کے اعتبار سے مصدر بنوت کا بھی ہے۔

اسم ابن ذات آلہی میں حقیقت بنوت کو منفرد کرنے کے لئے آیا ہے۔ اور حقیقت بنوت کلمۃ اللہ کے سوا نہیں ہے۔ کلمۃ اللہ کی دو قسمیں ہیں یعنے کلام نفسی اور کلام لفظی بنوت آلہی میں ہر دو قسم کا کلام داخل ہے۔ ذات آلہی کی بنوت بھی اسم کل ہے جو تمام بنوتوں کا مصدر و چشمہ ہے۔ جو بجائے خود اسم نسبتی ہو کر ہمیشہ ابوت آلہی کا مظہر بنا رہتا ہے تیسرا اسم روح القدس جو ذات آلہی کے روح الارواح ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یا ذات آلہی کے نیچر کا مظہر ہے اب اور ابن اپنی ذات کی لطافت میں روح القدس ہی تو ہیں۔ عالم روحانی کا مصدر و منبع روح القدس کے سوا کوئی نہیں۔ اب اور ابن سے روح القدس ہی کا صدور ہے۔ لہذا روح القدس بھی اسم کل ہے۔ باپ اور بیٹا کی ذات کے روحانی ہونے پر دال ہے

مسیحیت کے واحد خدا کے اب ابن روح القدس صرف مسیحیت کے خدا کی ذات کی کمالیت کو ہی ظاہر نہیں کرتے۔ بلکہ مسیحیت کے خدا اور اُس کی مخلوقات کے باطنی رشتے پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ اِن پاک اسماء سے یہ بات ظاہر کی جارہی ہے۔ کہ عموماً مخلوقات کو خدا سے بنوت کا رشتہ ہے اور خدا کا مخلوقات سے ابوت کا رشتہ ہے۔ مگر بالتخصیص یسوع مسیح کا خدا سے تعلق بنوت کا ہے اور خدا کا اس سے علاقہ ابوت کا ہے۔ اس لئے خدا اور اُس کی مخلوقات میں اور مخلوق اور مخلوق میں محبت باہمی کا ہی رشتہ متصور ہے۔

خدا کی واحد ذات میں ہم اب ابن روح القدس کا امتیاز قائم کرتے ہیں۔ اس سے ہرگز جمع تفریق اور ضرب تقسیم کی قسم کا امتیاز مراد نہیں ہے۔ بلکہ جیسے کہ خدا کی ہستی اور ذات ایک ایمانی ہستی اور وجود ہے ویسے ہی اس کی واحد ذات میں اب ابن روح القدس کا تشخص ایمانی موجود ہے۔ جو علم وعقل کے نہ صرف خلاف نہیں بلکہ عین موافق ہے۔ ہر سہ تشخص خدا کی واحد ذات کے اندر ہیں واحد ذات سے خارج میں کچھ نہیں ہے۔ ان تشخصات میں مابہ الامتیاز ہی اسم اب ابن روح القدس ہیں۔ باقی سب کچھ مابہ الاشتراک ہے۔ مسیحی عقیدہ کے خدا کے معنے ہیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ اس مختصر بیان سے مستفسر صاحب کی تسلی ہوجائیگی۔

ملک روس اور یہودی

پولوس رسول فرماتا ہے کیونکہ جو بُرا کرتا ہے۔ وہ اپنی بُرائی کا بدلہ پائیگا۔ کلسی ۳/۲۵۔

ایک پُشت ہنوز نہیں گذری جبکہ "ڈارکسٹ رشیا" نامی کتاب شائع ہوئی تھی۔ جس میں قوم یہود کی اس تباہی کا خاکہ کھینچا گیا تھا۔ جو ایک زبردست زمانہ حال کی خودسر حکومت کے ہاتھوں سے ہوئی تھی۔ رشیا کی ظالمانہ حکومت کے سامنے تمام معذرتیں ایسی تھیں جیسے کہ ٹڈی کا سورج کے خلاف چھلانگیں لگانا۔ آج کے دن دیکھا جاتا ہے کہ انہیں مظلوم یہودیوں کے روبرو روس کی زبردست حکومت وطاقت یوں اُڑ گئی جیسے آندھی کے آگے بھس اُڑجایا کرتا ہے۔ تمام روسی حکومت انہیں یہودیوں کے پاؤں کے نیچے ہے۔ جن کو گھاس مولی گاجر کی طرح کاٹا جاتا تھا۔ ہم ذیل میں بولشوک حکمرانوں کی فہرست دیتے ہیں جن سے یہ حقیقت معلوم ہوجائیگی کہ اب روس درحقیقت اسی یہودی حکومت کے نیچے ہے۔ یہ فہرست "دنیا کی بے چینی" کے اسباب سے اخذ کی گئی ہے۔ جسے ہم نے اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے "ریکارڈ آف کرسچن ورک" بابت ماہ مارچ ۱۹۲۱ء سے نقل کی ہے۔ اسماء کے تلفظ کی بابت معافی کے طلبگار ہیں۔ تلفظ نہایت مشکل ہے۔

۱	لنن	روسی ہے۔
۲	ٹراٹسکی	یہودی ہے
۳	سٹکلاؤ	یہودی ہے
۴	مارتاؤ	یہودی ہے
۵	زینوویو	یہودی ہے
۶	گنیو	یہودی ہے
۷	کابناؤ	یہودی ہے
۸	سوبناؤ	جرمن ہے۔
۹	سگرسکی	یہودی ہے
۱۰	بوگدناؤ	یہودی ہے
۱۱	گوریو	یہودی ہے
۱۲	اورتیسکی	یہودی ہے
۱۳	ڈلودرسکی	یہودی ہے
۱۴	سور دلاؤ	یہودی ہے
۱۵	کمکوو	یہودی ہے
۱۶	گنتسکی	یہودی ہے
۱۷	ون	یہودی ہے
۱۸	میٹکوتسکی	یہودی ہے
۱۹	پروس	یہودی ہے
۲۰	ریزاناؤ	یہودی ہے
۲۱	مارتناؤ	یہودی ہے
۲۲	تچرنوموسکی	یہودی ہے
۲۳	پیٹ نتسکی	یہودی ہے
۲۴	ایراموچ	یہودی ہے
۲۵	سولنتسزیو	یہودی ہے
۲۶	زوورزڈچ	یہودی ہے
۲۷	رڈیک	یہودی ہے
۲۸	لٹوناؤ	یہودی ہے
۲۹	لونچرسکی	روسی ہے۔
۳۰	کنوتائی	لیٹ
۳۱	پیٹرس	یہودی ہے
۳۲	میکلاکووسکی	یہودی ہے
۳۳	بیپنکی	یہودی ہے
۳۴	وودردو	یہودی ہے
۳۵	اورٹوڈوکس	یہودی ہے
۳۶	گرین	یہودی ہے
۳۷	گلازدلود	یہودی ہے
۳۸	لودیوا	یہودن ہے
۳۹	جوانی	یہودی ہے
۴۰	کینسکی	یہودی ہے۔

۴۱ ناؤوت یہودی ہے
۴۲ زگورسکی یہودی ہے
۴۳ ازگوتو یہودی ہے
۴۴ ولاڈیمراؤ یہودی ہے
۴۵ بونسکاؤ یہودی ہے
۴۶ سنوٹلسکی یہودی ہے
۴۷ لیرن یہودی ہے
۴۸ کراسن روسی ہے
۴۹ چچرن روسی ہے
۵۰ گوکوسکی روسی ہے

لنن کی والدہ اور کرنسکی کی والدہ یہودن ہیں۔ کراسن کی میم صاحبہ بھی یہودن ہیں

کیا لارڈ ریڈنگ کا مستعفی ہونا بھی لازمی ہے؟

مسٹر مانٹیگو کے گورنمنٹ ہند کے ایک اعلان پر مستعفی ہونے کے باعث ہندوستان اور انگلستان میں اس امر کے متعلق زبردست چرچا ہو رہا ہے کہ "آیا مسٹر مانٹیگو کے بعد اب لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کو بھی مستعفی ہونا پڑیگا" چنانچہ ایک ریوٹر کا "تازہ" تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ ریڈنگ کا آئندہ چند ہفتوں میں مستعفی ہونا نہایت لازمی و ناگزیز ہے۔ کیونکہ بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ مشرق قریب کانفرنس عنقریب منعقد ہونے والی تھی۔ گورنمنٹ ہند کی سفارشات کی اشاعت پر زور دیئے جانے سے قلت فیصلہ کا اظہار ہوا ہے۔ اسی طرح اخبار مارننگ پوسٹ رقمطراز ہے کہ "نہ صرف مسٹر مانٹیگو کو ہی مناسب طور پر موقوف کیا گیا ہے۔ بلکہ خودداری اسبات کا تقاضا کرتی ہے کہ لارڈ ریڈنگ بھی مستعفی ہو جائیں"۔ اخبار ڈیلی ایکسپرس لکھتا ہے۔ اگر مسٹر مانٹیگو کے چلے جانے کے بعد لارڈ ریڈنگ اپنے عہدہ پر قائم رہے تو یہ غیر منصفانہ بات ہوگی۔ اسی سلسلہ میں اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا پارلیمنٹری نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ "پارلیمنٹری حلقوں میں وائسرائے کی پوزیشن کے متعلق بہت کچھ چرچا ہو رہا ہے۔ سرکاری حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ وائسرائے نے پیرس میں کانفرنس کے انعقاد سے عین پہلے اپنے مراسلہ کی اشاعت کے لئے درخواست کرکے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ انگلستان میں صورت معاملات کو نہیں سمجھا"۔ ایک اور اخبار ڈیلی نیوز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کے تار کی اشاعت کی تجویز مسٹر مانٹیگو نے نہیں بلکہ لارڈ ریڈنگ نے پیش کی تھی۔ اس لئے یہ دیکھنا مشکل ہے۔ کہ کس طرح وائسرائے مستعفی ہونے سے احتراز کر سکتا ہے"۔ ان اقتباسات سے صاف ظاہر ہے کہ اب وائسرائے کے لئے بھی مستعفی ہونا گریز ہے۔ ہندوستان میں بھی چند روز سے افواہ اڑ رہی ہے کہ آپ فی الحقیقت مستعفی ہونے والے ہیں۔ لیکن ابھی تک حقیقی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ دیکھیں یہ افواہیں کہاں تک درست یا غلط ثابت ہوتی ہیں۔ (اخبار عام)

مسٹر مانٹیگو کی علیحدگی سے ہندوستان اصلاحات کے بانی

اور ایک سچے دوست سے محروم ہو گیا

ممبران لیجسلیٹو اسمبلی کا تار وزیر اعظم کے نام

مسٹر مانٹیگو کے استعفا پر ہندوستان میں کس قدر اظہار افسوس کیا جا رہا ہے اس کا اندازہ ذیل کی سطور سے ظاہر ہوگا۔

دہلی کا سینچر کا تار ہے کہ ہندوستانی لیجسلیچر کے ۲۰ مسلمان ممبران نے مسٹر لائیڈ جارج کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں مسٹر مانٹیگو اور گورنمنٹ ہند کی مقصد خلافت کے متعلق کوششوں پر اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ انہوں نے اس امر کے متعلق یقین ظاہر کیا ہے کہ مسٹر مانٹیگو کو خلافت کے خلاف مقصد کے لئے قربان کیا گیا ہے اور بڑے زور کے ساتھ گورنمنٹ انگلستان کی قابل افسوس کارروائی کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ انہوں نے رائے ظاہر کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے حال میں جو عرضداشت بھیجی ہے اس میں مسلمانوں کے کم از کم مطالبات درج ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جن ممبران نے اس عرضداشت پر دستخط کئے ہیں وہ تمام وہ ہیں جو اس روز لیجسلیٹو اسمبلی میں موجود تھے۔ ڈاکٹر گور نے مسٹر مانٹیگو کے استعفے کا ذکر کیا۔ کہ جس نے تمام ملک میں سخت رنج و افسوس کی لہر پیدا کر دی ہے۔ آپ نے کہا کہ مسٹر مانٹیگو کے مستعفی ہونے سے یہ ملک اصلاحات کے بانی اور ان کے زبردست موید اور ہندوستان کے سچے دوست سے محروم ہو گیا۔ (سنو سنو) آپ نے امید ظاہر کی کہ مسٹر مانٹیگو اپنے عہدہ سے علیحدہ ہوتے ہوئے بھی بدستور ہندوستان کی امداد کرتے رہینگے۔ سر ڈی پی سروادھکاری نے امید ظاہر کی کہ استعفے کو واپس لینے کا کوئی نہ کوئی

ذریعہ معلوم کیا جائیگا۔ ممبر مال کی تحریک پر اسمبلی نے پبلک حسابات کے لئے سٹینڈنگ فنانس (مال) کمیٹی بنانے کے لئے ممبران کا انتخاب منظور کرلیا۔ سر سلکولم ہیل نے ترمیم کے ساتھ مسٹر شہانی کی مال کمیٹی کے کام کی توضیح کے متعلق تجویز منظور کرلی۔ کہ جو کمیٹی آئندہ قابل رائے مصارف کی تمام تجاویز کی پڑتال کریگی اور مصارف میں کمی اور کفایت کی تجاویز پیش کریگی اور عام طور پر محکمہ مال کی جہاں کہیں یہ محکمہ اس کا مشورہ طلب کریگا اس کی امداد کریگی۔ کچھ بحث مباحثہ کے بعد ہوس نے ۱۶۱۴۰۸۰۰۰ روپیہ کے ضمنی مطالبات منظور کئے جو ریونیو کی مدمیں زاید خرچ کو پورا کرنے کے لئے ڈالے گئے ہیں۔ ۳۷۱۷۰۰۰ روپیہ سرمایہ کی مدمیں ڈالے ہوئے زاید مصارف کے لئے منظور ہوا۔ ۷۳۶۰۵ روپیہ سود نصف پیشگیوں اور قرضہ جات۔ اور سود والی پیشگیوں کی مدمیں زاید مصارف کے لئے منظور کئے گئے تھے۔ (رر)

مسٹر مانٹیگو کے استعفیٰ پر وائسرای کا اظہار رنج

انہیں ہندوستان کے مقصد سے سچی ہمدردی تھی آگرہ میونسپلٹی کے ڈیپوٹیشن کو جواب دیتے ہوئے وائسرای نے مسٹر مانٹیگو کے مستعفی ہونے سے اپنے ذاتی نقصان پر سخت رنج کا اظہار کیا اور کہا کہ مجھے مسٹر مانٹیگو کے مستعفی ہونے کی خبر بالکل اچانک موصول ہوئی ہے۔ ہندوستان کے مقصد کے متعلق مسٹر مانٹیگو کو جو عقیدت تھی اس پر شک نہیں ہوسکتا۔ افواہیں پھیلائی گئی تھیں کہ میرے اور مسٹر مانٹیگو کے درمیان اس امر کے متعلق اختلافات تھے۔ کہ تحریک عدم تعاون اور اس کے لیڈران کے متعلق کونسی پالیسی اختیار کی جانی چاہیئے۔ ان افواہوں کے لئے مسئلہ تر کی کوئی وجہ نہ تھی۔ ہمارے درمیان مکمل اتفاق رائے تھا اور مسٹر مانٹیگو نے بادشاہ سلامت کی گورنمنٹ کی طرح اس معاملہ کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی کو پورے طور پر پسند کیا تھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ بھی کہا جاتا رہا ہے کہ اس معاہدہ کے متعلق گورنمنٹ انگلستان کی طرف سے پابندیوں کے باعث ہمارے راستے میں رکاوٹ ڈالی جاتی رہی ہے یہ بیان بالکل بے بنیاد ہے۔ (رر)

ٹمینہ ایڈورڈ کالج کے پروفیسر کیمسٹری نے ایک طالب علم کو نامناسب الفاظ سے خطاب کیا۔ طالب علم نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ پرنسپل کالج نے بعد تحقیقات طالب علم کو یہ سزا دی کہ وہ سات سال تک کیمسٹری کلاس میں نہ جائے۔ تمام پروفیسروں نے اس سزا کو ناکافی سمجھا اور اس وقت تک کے لئے ہڑتال کردی جبتک کہ طالب علم کو کافی سزا نہ دی جائے۔ پروفیسر کیمسٹری نے ملازمت سے استعفیٰ دیدیا

راولپنڈی ڈویژن کے باشندوں نے شہزادہ ویلز کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ شہزادہ صاحب نے ان کے وفادارانہ رویہ کی شاندار الفاظ میں تعریف کی۔ ان کے ڈویژن کو "جنگجو ڈویژن" کا خطاب دیا اور فرمایا کہ پنجاب بھر میں جنگ کے لئے سب سے زیادہ اسی ڈویژن کے آدمی بھرتی کئے گئے تھے۔ اسی ڈویژن نے قابل تعریف فوجی خدمات انجام دی ہیں۔ پہلا ہندوستانی جس نے وکٹوریہ کراس کا تمغہ حاصل کیا اسی ڈویژن کا باشندہ تھا۔ آخر میں آپ نے کہا کہ وہ اس علاقہ کی مرفہ الحالی کے آرزومند ہیں۔

ہند کی قومی زندگی میں ہند کی رذیل قومیں

ایک زمانہ تھا جب تمام مغرب کی راہ سے چند آریہ گروہ ہند میں داخل ہوئی تھیں۔ ان کی آمد سے پیشتر اس ملک میں بے شمار قومیں آباد تھیں۔ اُن میں سے بہت سی قومیں بالکل جنگلی تھیں۔ اور اب تک وہ قریباً اس حالت میں موجود ہیں۔ ان سے ان آریوں کا کہاں تک تعلق ہوا سو ہم جانتے ہیں۔ لیکن بعض ایسی قومیں تھیں جن کا زیادہ تر شمار گروہ یہ گروہ میدان میں آباد تھا۔ اگرچہ یہ قومیں آریوں کی طرح بہت اعلیٰ تہذیب میں قدم نہیں رکھتی تھیں۔ تاہم وہ مذکورہ بالا جنگلیوں کی طرح بالکل وحشی بھی نہ تھیں رگوید کے گیتوں سے تو ان کی بابت ایسا ہی معلوم ہوتا ہے وہ گاؤں اور قصبوں میں آباد تھے اور کھیتی باڑی سے گذارہ کرتے تھے۔ آریوں نے انہیں کو فتح کر کے اپنے قبضے میں لیا اور آپ اس دیش کے باشندہ بنے۔

مفتوح قوموں کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کرتا سو ہمارے آریہ باپ دادوں

نے بھی ان قوموں کو شُدر یا غلام بنا رکھا - قدیم ہند میں ہمارے باپ دادے ان غلاموں کیساتھ کیسا سلوک کرتے تھے - سو میرے "ذات وچار" نام رسالہ میں پڑھئے - یہاں پر اس کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے - ان قوموں کو رذیل حالت میں رکھنا اور ان کو بڑھنے نہ دینا - یہی ہمارے باپ دادوں کا نہایت بڑا قومی گناہ تھا - ہم اب اس قومی گناہ کی سزا بُھگت رہے ہیں - زمانوں سے ان بے شمار لوگوں کے گری ہوئی حالت میں رہنے سے ہند کی قومی قوت ضائع ہو گئی اور ہم دوسروں کے غلام بن گئے -

لیکن اب ہند میں نیا زمانہ آگیا ہے - ہند اب سوراج مانگتا ہے - ہند اب آزاد ہونا چاہتا ہے یہ آزادگی یا سوراج سرکار انگلشیہ کے زیر حکومت رہیگا - یا اُس حکومت سے جدا ہو جائیگا - یہ ایک بھاری سوال ہے - اس سوال کا جواب دینا میرے اس مضمون کی غرض نہیں خواہ ہم سرکار انگلشیہ کے تحت میں رہیں خواہ ہم سرکار انگلشیہ سے تعلق قطع کریں ہر دو حالت میں ان رذیل قوموں کو اُٹھائے بغیر ہماری قوم کا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ممکن نہیں - رومی سلطنت کے زوال کی تواریخ ہم کو بتاتی ہے کہ بیشمار غلاموں کو رکھنا روما کے گرنے کا ایک بڑا سبب تھا - ان غلاموں کا رومیوں کی قومی زندگی میں کوئی حصہ نہ تھا - اُن کے ستانے والے رومیوں سے اُن کا کچھ علاقہ نہ تھا - سو روم کی مصیبت کے دنوں میں وہ اُن کے کچھ کام نہ آئے -

اب قوم ہند اُٹھنا چاہتی ہے - مگر ان کی اس تمنا میں ہند کی رذیل قوموں کا کون سا حصہ ہے جن کو تم ستاتے ہو - جن کو چھونے سے تم ناپاک ہوتے ہو - جن کو تم سوسائٹی کے سب سے نچلے طبقوں میں رکھ کر اپنے پاؤں سے کچلتے ہو - کیا وہ تمہاری اس تمنا میں تمہاری مدد کرینگے؟ ہرگز نہیں بلکہ اگر تم آزادگی کی راہ میں ذرا بھی آگے بڑھوگے تو وہ تم سے خوف ہی کھائینگے - زور ظلم سے چاہے تم چند روز کے لئے اپنی سرکار کی نسبت بدگمانی کرنے کی کوشش کیوں نہ کرو - اگر کبھی بھیڑ بھاڑ کی نوبت آجائے تو وہ ہرگز تمہارا ساتھ نہ دینگے -

گاندھی جی اس اندیشے کو جانتے ہیں - چاہے اُن کے طریقے کو ہم پسند کریں یا نہ کریں - اس میں کچھ شک نہیں کہ کل ہند کو ایک ہی قوم بنانے کے لئے ان رذیلوں کو اُٹھانا لازم ہے - مہاتما جی اسباب کو صاف سمجھ گئے - لیکن اُن کے چیلے اب تک اس بات سے پُورے پُورے قائل نہیں ہوئے - وہ انگریزی حکومت کو توڑنا چاہتے ہیں پر کس سامان سے وہ نئی حکومت کو تعمیر کرینگے - اس کی بابت اب تک انہوں نے سوچا نہیں - جاپان میں بھی ایک طرح کی ذات پات کا تفرقہ تھا - جاپانیوں نے جب دیکھا کہ اس تفرقہ کے ساتھ وہ دنیا کی تہذیب یافتہ قوموں کے زمرے میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں - تو اُنہوں نے فوراً اس تفرقے کو موقوف کیا - ہند میں اس وقت کم از کم چھ کروڑ لوگ رذیل سمجھے جاتے ہیں - اگر باقی ۲۷ کروڑ اُٹھ بھی کھڑے ہوں تو بھی یہ چھ کروڑ لوگ ہند کے لئے ایک نہایت بڑا بوجھ ہونگے - اس بوجھ کو لئے ہوئے آزادگی کے میدان میں آزادگی سے قدم رکھنا ہند کے لئے محال ہوگا - سو جب تک یہ نہ اُٹھائے جائیں تب تک ہند کے لئے ایک نئی قوم بننا ممکن نہیں -

لیکن خوشی کی بات ہے کہ ان بیچارے گرے ہوئے لوگوں کے لئے بھی زمانہ پلٹا کھا رہا ہے اور اب ان میں بھی ایک تحریک برپا ہو گئی جس طرح ان دنوں ہر ملت کے لوگوں کا اپنا اپنا کانفرنس ہوتا ہے - اسی طرح اب ان گرے ہوؤں کا ایک "آل انڈیا کانفرنس" ہونے لگ پڑا - چنانچہ ابھی جن دنوں پرنس دہلی میں تھے اُنہی دنوں ان کا آل انڈیا کانفرنس دہلی میں فراہم ہوا تھا - اس تحریک سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ بھی اُٹھ کھڑے ہونگے -

جس قوت سے انسان اُٹھ کھڑا ہوتا اور آگے چل پڑتا وہ قوت اس کے باطن میں ہونی چاہیے اگر باطن میں قوت نہ ہو تو صرف باہر سے ہاتھ پکڑ کر اُٹھانے ہی سے کوئی کھڑا نہیں رہ سکتا ہے - سو باطنی قوت مقدم ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سچ مچ ان قوموں میں اب باطنی قوت کا اثر دکھائی دے رہا ہے - اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ان قوموں میں اس قوت کو بیدار کرنے میں انجیل مقدس نے بڑی تاثیر کی -

اگرچہ باطنی قوت مقدم ہے تو بھی اُٹھتے ہوئے کو ہاتھ پکڑوا دینا بھی قومی بیداری میں ایک بھاری بات ہے - اس وقت موقع ہے کہ ہم انہیں اپنا ہاتھ دیں اور یوں اپنے باپ دادوں کے پاپوں کا پرائشچت کریں - اگر اس وقت ان کو ہاتھ نہ دیا جائے بلکہ برعکس اس کے اُن کو دھکا دے کر اُن کی قدیم حالت میں رکھنے کی کوشش کیجائے تو اس کا انجام خوفناک ہوگا - یہ اُٹھنے کا زمانہ ہے اور کسی نہ کسی طرح وہ ضرور ہی اُٹھینگے - لیکن جب وہ اُٹھینگے تو کیا وہ اپنے ستانے والوں کو اپنی قوم سمجھینگے - بلکہ وہ ہند میں اپنے لئے ایک نئی قوم برپا کرینگے - اور ممکن ہے کہ اس سے ہند میں سخت حسد اور دشمنی بڑھتی جائیگی - اس حسد اور دشمنی سے ہند اور بھی زیادہ

خاک سیاہ ہوجائیگا۔ پس مناسب ہے کہ قوم کے ہادی اب ہوش میں آئیں۔ چاہے آپ گاندھی جی کے چیلے ہوں یا چاہے آپ امن سبھا والے ہوں پر اس بات کو خوب سمجھ لیں کہ ہند کی بہتری ان گروہوں کے اٹھانے میں ہے۔ اگر ان کے اٹھانے میں آپ ان کی مدد کروگے تو ہند کی قومی زندگی میں ان کا بھی حصہ ہوگا۔ ورنہ جہاں تفرقہ ہوتا ہے وہاں لعنت زغلامی ضرور ہی ہوتی ہے

بی پی رائے۔ سہارنپور

متی کی عبرانی انجیل

یہ انجیل ان اناجیل میں سے ایک ہے جس کا ذکر لوقا ۱:۱۔ ۴ میں آیا ہے اور ہمارے موجودہ اور مقبولہ عہدجدید میں پائی نہیں جاتی ہے۔ یہ انجیل عہدجدید کے واقعات کا نہایت پرانا بلکہ پہلا بیان ہے۔ جو خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں میں سے پہلے پہل کسی نے قلمبند کیا تھا۔ یوسیکیس۔ کلیمنٹ سکندری۔ آوریجن۔ جیروم۔ اس انجیل کے دیکھنے والوں میں شامل ہیں۔ جیروم بزرگ نے سریانی مسیحیوں سے اس کی ایک کاپی حاصل کی جو آرامی زبان کی تھی۔ اسے قدیم زمانہ کے دو مسیحی فرقے مانتے تھے جن کو ناضرنی اور ابیونی کہتے ہیں۔ جو درحقیقت فلسطین مسیحی تھے جیروم نے اس کتاب کا عبرانی یا آرامی زبانوں سے یونانی اور لاطینی میں ترجمہ کیا تھا۔ مگر اس کے بعد فلسطین مسیحیوں کے مٹ جانے سے وہ تمام تحریرات بھی دائرہ ہستی سے گم ہوگئیں۔ جو خداوند کے ان شاگردوں نے لکھی تھیں جنہوں نے یروشلم میں یہودی مسیحی کلیسیا کی بنیاد ڈالی تھی۔ متی کی عبرانی انجیل انہیں تحریرات میں سے ہے۔ اسے گم ہوئے ایک عرصہ ہو گذرا۔ لیکن پچھلی صدی کی تحقیقات اس گم شدہ انجیل کے چند اوراق کے ساتھ سرفراز ہوئی ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ متی کی کامل عبرانی انجیل اب تک مل نہیں سکی۔ اس کی ہستی کی اب کامل شہادتیں موجود ہیں۔

اس انجیل کے زمانہ تحریر کی بابت عالموں کی یہ رائے پختہ ہے کہ یہ انجیل ۷۰ء عیسوی کے قریب لکھی گئی۔ اس انجیل میں اور متی کے اقوال المسیح میں فرق کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ متی کی عبرانی انجیل اور متی کے اقوال المسیح میں بہت موافقت پائی جاتی ہے۔ بائبل کے علما اسبات کو بالاتفاق مان چکے ہیں کہ اس انجیل کا شروع یوحنا بن زکریاہ کے بیان سے تھا۔ گویا یہ انجیل مرقس کی انجیل سے موافقت رکھتی تھی۔ یعنے متی کی عبرانی انجیل میں یسوع مسیح کا نسبت نامہ پایا نہ جاتا تھا۔ نہ اس میں یسوع مسیح کی پیدائش کا بیان تھا۔

اس انجیل کے اور اقوال المسیح کے بعض مقامات و اقوال محققین نے دریافت کئے ہیں۔ ان کا شمار ستر کے قریب ہے۔ اگرچہ اس انجیل اور اقوال المسیح کے متعلق اس سے بھی زیادہ حالات معلوم ہوچکے ہیں مگر وہ سب آسانی سے دستیاب نہیں ہوسکتے ہیں جس قدر ہمیں یہ حالات معلوم ہیں انشا اللہ اختصاراً ہدیہ ناظرین کرینگے۔

ایشیا

ڈھاکہ ۱۰ مارچ کی خبر ہے کہ ضلع ڈھاکہ کے اندر سب ڈویژن نرائن گنج ہے جو آجکل پرتشدد عدم تعاون کا مرکز بن رہا ہے۔ بابو پراستنا کمار دب گپتا کی بابت عدم تعاون والوں کا خیال ہوگیا کہ وہ کانگرس کے کارکنوں اور والنیٹرز کے خلاف پولس میں رپورٹیں دیتا ہے۔ خلافت اور کانگرس رضا کاروں نے اس سبب سے اس پر حملہ کیا اور اس کا تمام مکان جلاکر خاک سیاہ کردیا۔ دوسرے موقعہ پر دو چوکیداروں کی سخت ہتک کی۔ جب مقامی پولیس نے ملزموں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی تو اسے بھی خوفزدہ کرکے بٹھادیا۔ آخر مسٹر براؤن ڈھاکہ پولس کے افسر مسلح پولس کے ساتھ وہاں پہنچے۔ بعد کی خبر ہے کہ مفسد پرواز گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

احمد آباد ۱۷ مارچ کی خبر ہے کہ آل انڈیا کانگرس کارکن کمیٹی کا جلسہ وہاں پر ہوا چھ سات گھنٹے کے بحث مباحثہ کے بعد قرار پایا کہ کمیٹی مسٹر گاندھی کی گرفتاری پر آپ کو مبارکباد کہتی ہے۔ مسٹر گاندھی کی گرفتاری پر تمام ملک میں امن وامان کا قائم رہنا یہ عدم تشدد و عدم تعاون کی شاندار فتح تصور کرتی ہے۔ کمیٹی اسبات کا اعلان کرتی ہے کہ مسٹر گاندھی کی گرفتاری کانگرس کے پروگرام میں کوئی تبدیلی نہ کریگی۔ کمیٹی نے کھدر اور چرخہ کو حصول سوراجیہ کا بہترین اعلیٰ اوزار قرار دیا ہے۔

لکھنؤ ۱۳ مارچ کی خبر ہے کہ ہردوئی ضلع میں دیہاتیوں نے پولس کو مارنے کے لئے حملہ کیا۔ حملہ آور ایک سو سے زیادہ تھے۔ پولس گولی چلاکر بچی تحقیقات ہورہی ہے۔

لنڈن ۱۶ مارچ کی خبر ہے کہ عراق کے شمال میں ترک اپنی فوجوں کو جمع کررہے ہیں۔

دہلی ۱۵ مارچ کی خبر ہے کہ کونسل آف سٹیٹ نے مسٹر مانٹیگو کے استعفا کی خبر سنکر افسوس کی قرارداد پاس کی۔

کراچی ۱۰ مارچ کی خبر ہے کہ ایچ۔ آر۔ ایچ

پرنس آف ویلز ہندوستان کو الوداع کہہ کر سیلون کو تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں ۴ روز ٹھہر کر جاپان کو تشریف لے جائینگے۔

لنڈن ۱۶ مارچ کی خبر ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے مجلس عام میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ گورنمنٹ وائٹ پیپر تھوڑے دنوں کے بعد مشتہر کرنے والی ہے۔ جو ہندوستان کے امن شکن لوگوں کی گرفتاریوں کے متعلق ہوگا۔

لنڈن ۱۷ مارچ کی خبر ہے کہ مشرق قریب کے معاملات کا تصفیہ کرنے والی کانفرنس اسی ہفتہ میں پیرس میں فراہم ہوگی آج لارڈ کرزن سے قسطنطنیہ اور انگورا گورنمنٹ کے فارین منسٹر بھی ملینگے۔ :

سودا ۱۶ مارچ کی خبر ہے کہ جزائر فجی میں ہندوستانیوں کی بے اطمینانی پر جو تحقیقات شروع ہوئی اس کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ہندوستانیوں کا ترک وطن کر کے فجی میں جانا اس وجہ سے مفید نہیں کہ وہاں کے یورپین ہندوستانیوں کو حق مساوات نہیں دیتے۔

لارڈ رنالڈشے گورنر بنگال ۲۳ مارچ ۱۹۲۲ء کو تشریف لے جائینگے۔ اور رائٹ آنریبل ارل لٹن پی سی - جی سی - آئی - ای نئے گورنر بنگال ہوڑہ سٹیشن نمبر ۶ ۵ پی ایم بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۲۲ء کے روز تشریف لائینگے۔

ای - آئی ریلوے سٹرائک کا زور خاتمہ کے قریب ہے۔ ٹنڈلا سے کالکا تک تمام ورکنگ سٹاف کام پر واپس آگیا ہے۔ دھنباد کے قریب فساد بھی ہوگیا ہے۔ پر آخر پانی پلوں کے نیچے سے بہنے ہیں۔

ڈاکٹر اور مسز ٹیلر چین میں ڈاکوؤں نے گرفتار کرلئے ہیں۔ ڈاکو ۲۰۰۰ ڈالر معاوضہ رہائی مانگتے ہیں۔ آپ ایک انگلش مشنری ہیں

ایک عورت نے کنگسٹن میں ساتویں دفعہ نکاح کرایا ہے۔ ساتویں دفعہ شادی کے نوٹس پر اس کی عمر ۹۲ برس لکھی گئی اور اس کے ساتویں شوہر کی عمر ۲۶ برس کی۔

بمبئی ۱۶ مارچ کی خبر ہے کہ لکڑی کے گودام میں وہاں پر آگ لگ گئی۔ ۵ لاکھ کا نقصان ہوا۔

دہلی ۱۱ مارچ کی خبر ہے کہ مسٹر ایل ورتھنگٹن ایونس سکریٹری آف سٹیٹ فار وار عارضی طور سے انڈیا آفس میں مسٹر مانٹیگو کی جگہ کام کرینگے۔

مسٹر مانٹیگو کے مستعفی ہونے کا افسوس قریباً ہر ایک ہندوستانی اخبار کرچکا ہے۔

ایچ ای - گورنر سیلون نے شہزادہ ویلز کی آمد کی خوشی میں اے - بی - سی - ڈی - ای ایف کلاس کے تمام قیدیوں کو چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔

مسٹر گاندھی کو ۶ سال قید کی سزا ہوئی۔

سرکار نے اعلان کیا ہے کہ موضع راجا جنگ کے مسلمانوں نے شکایت کی ہے کہ اُن کو وہاں کے سکھ لوگ نماز میں اذان کہنے نہیں دیتے۔

گذرے منگل کے روز لیجسلیٹو کونسل کے ممبر منٹگمری سے لاہور کو بذریعہ ریل آرہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ دو اکالی اس کمرے میں گھس گئے جو مستورات کے لئے ریزرو تھا۔ جب اُن کو اس کمرے سے نکلنے کو کہا گیا تو ایک اکالی نے کونسل کے میمبر کے منہ پر تھپڑ رسید کیا۔ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۲۲ء

لاہور۔

یورپ

لنڈن ۱۵ مارچ کی خبر ہے کہ لارڈ ڈربے نے مسٹر مانٹیگو کا قائم مقام ہونا منظور کیا ہے۔ آپ کو مہلت دی گئی ہے کہ آپ اس معاملہ پر پھر سوچیں۔

لنڈن ۱۴ مارچ کی خبر ہے کہ لنڈن میں افواہ ہے کہ لارڈ کرزن بھی مستعفی ہونگے۔

ایتھنز ۱۳ مارچ کی خبر ہے کہ سر جے۔ ڈلارسیس نے مسلم مسجد پیرس کی مثال دیکر مجلس عام میں اس بات پر زور دیا کہ گنجائش کے موافق لنڈن میں مسلمانوں کے لئے ایک مسجد ضرور بنائی جائے۔

لنڈن ۱۴ مارچ کی خبر ہے کہ جنیوا کانفرنس کی شمولیت کے لئے سوویٹ گورنمنٹ کی طرف سے مسٹر لنن اور کراسن اور ۱۲ دوسرے شخص آرہے ہیں۔

ٹیلیفون تو تھا ہی۔ اب وائرلیس ٹیلیفون بھی سستی میں آگیا سٹیشن کو پہلا پیغام ملچکا ہے۔

سٹی آف یارک کو بندرگاہ چھوڑنے سے ۳۰ منٹ پیشتر آگ لگ گئی۔

پیرس ۱۱ مارچ کی خبر ہے کہ الائز کی ان افواج کا خرچ جو جرمنی کے ملک کے ایک حصہ پر قابض ہیں حسب ذیل ہے۔

بلجیم کے حصہ کا خرچ ۱۲۲۰۰۰۰۰۰۰ فرینک

ادھر فرانس کے حصہ کا ۴۶۰۰۰۰۰۰۰۰ فرینک

انگلینڈ کے حصہ کا ۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ۔

لنڈن ۱۳ مارچ کی خبر ہے کہ بورڈ آف ٹریڈ نے ماہ فروری کی برآمد اور درآمد کی بابت

رپورٹ کی ہے۔ کہ برآمد ۵۸۲۵۰۰۰۰ پونڈ کی ہوئی ہے۔ اور آمد ۶۰۲۵۰۰۰۰ پونڈ کی ہے۔

لندن ۱۷ مارچ کی خبر ہے کہ کارتوس بنانے کے کارخانے میں آگ لگ گئی۔ ۱۷ لڑکیاں مریں۔ کارخانہ کا مالک اور منیجر گرفتار ہیں۔

لندن ۱۷ مارچ کی خبر ہے کہ لورپول ویر ہوس میں آگ لگ گئی۔ تین ہزار گٹھے روئی کے تباہ ہوگئے۔

مالٹا اور گوزو میں تاریخی زمانہ سے پیشتر کی پتھریلی عمارات کی بنیادیں دریافت ہوئی ہیں۔ جو حیرت انگیز بیان کی جاتی ہیں۔

امریکہ

لندن ۱۲ مارچ کی خبر ہے کہ الائز کے وزیروں نے جو پیرس میں جمع ہوئے ہیں امریکہ سے یہ مطالبہ پایا ہے کہ پیشتر تاوان کی وصولی کے وہ امریکن فوج کے لئے جو رہائن لینڈ پر قبضہ قائم کرنے میں الائز کی افواج کی مدد کرتی رہی ۲۴۱۰۰۰۰۰ ڈالر دلائیں۔

سب سے زیادہ زہریلی قسم سانپوں کی جنوبی امریکہ میں پائی جاتی ہے۔

حال میں امریکہ کا تمام دنیا کے ہوائی جہازوں سے بڑا ہوائی جہاز ۱۵۰۰ فیٹ کی بلندی پر آگ سے پکڑا گیا جس پر بہت آدمی سوار تھے۔ ۳۴ آدمی جہاز کے زمین پر گرنے سے پیشتر ہی آگ سے جلکر راکھ ہوگئے۔ اس حادثہ سے سنسنی پیدا ہو رہی ہے۔

افریقہ

لندن ۱۵ مارچ کی خبر ہے کہ نیروبی میں سخت بھیڑ ہوئی۔ گولی چلانی پڑی ۲۰ آدمی مرے اور ۳۰ زخمی ہوئے۔

قاہرہ ۱۶ مارچ کی خبر ہے کہ انگلینڈ اور مصری مکالمہ کا نتیجہ مصر کی آزادی ہوا ہے۔ سلطان نے اپنے آپ کو مصر کا بادشاہ مشتہر فرمادیا ہے۔ اور اعلان کر دیا ہے کہ مصر آزاد ہے۔

پریٹوریہ ۱۶ مارچ کی خبر ہے کہ سوا چند ایک کے جو بھاگ کر بچ گئے باقی تمام انقلاب پسند جنکا شمار ۶۰۰۰ تھا گرفتار کر لئے ہیں۔

لندن ۱۷ مارچ کی خبر ہے کہ نیروبی کے بلوہ میں ۱۵ آدمی مارے گئے ہیں اور سرکاری نقصان کچھ نہیں ہوا۔

پریٹوریہ ۱۱ مارچ کی خبر ہے کہ جنوبی افریقہ کی سونے کی کانوں میں خوب لڑائی ہوئی ۶۰۰ سٹرائکرس تو زخمی ہوئے اور ۱۰۰ سے زیادہ مارے گئے

قاہرہ ۱۳ مارچ کی خبر ہے کہ سر ہربرٹ سموئیل بہت بیمار ہیں

سرکاری اعلان۔ موضع سبراؤں ضلع لاہور میں کچھ عرصہ سے تعزیری پولیس کی چوکی مقرر تھی۔ جب وقت مقررہ پر تحصیلدار صاحب رقم وصول کرنے گئے تو اہل دہ نے کورا جواب دیا۔ تحصیلدار صاحب نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو رپورٹ دی صاحب بہادر اور کپتان پولس مسلح پولس کیساتھ سبراؤں پہنچے۔ یہ تاریخ ۸ مارچ کے دن کی بات ہے وہاں پر قصور سے سب ڈویژنل افسر بھی تشریف لے آئے۔ بہت سی رقم واجب الوصول اسی روز وصول کر لی۔ باقی تھوڑی سی رقم رہ گئی۔ تحصیلدار صاحب کو باقی رقم کی وصولی کا حکم دیکر حکام ضلع واپس آگئے لوگ باقی رقم دینے سے پھر منکر ہو گئے۔ تب آپ نے سب ڈویژنل افسر کو پھر رپورٹ کردی کہ ۲۰-۳۰۰۰ آدمیوں کا جتھا کالا جھنڈا لیکر رقم واجب الوصول کی وصولی پر مزاحم ہو رہا ہے۔ اس جتھا کے منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ سو یہ جتھا بغیر کسی قسم کے تشدد کے منتشر ہوگیا۔ پولیس کو بندوق چلانیکی ضرورت نہیں پڑی مبلغ ۱۰۹۹۵ روپیہ میں سے ۸ مارچ کی شام کو مبلغ ۵۰۰ روپیہ وصول کر لیا گیا۔ اور اسی روز کئی ایک مزاحمت کرنے والے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۲ء لاہور۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے

(بقایا مضمون صفحہ سے آگے)

ہیں بھی تو لٹسپی جھگڑے اور اسقفی رگڑے سے الگ تھلگ رہنے کے سبب سے گونگے ہوں مگر ان گنگے کی مانند ہیں۔ اُن کو سوائے مشن اسکولوں کے گرانٹ کے بظاہر گورنمنٹ برطانیہ سے جسے ہمارے ایک کرم فرما مسٹر بال فضل الدین کوٹ گڈھہ از شملہ مسیحی کہتے ہیں اور کسی طرح کا خاص فائدہ حاصل نہیں بلکہ جو کچھ ہندو مسلمانوں کو اس موجودہ سرکار سے فوائد حاصل ہو رہے ہیں ہم بے چاروں کو عشر عشیر بھی حاصل نہیں۔ انہیں صاحب کے رقم زدہ مضمون مندرجہ بندے ماترم لاہور مطبوعہ ۲۴ فروری سے بدرواں کو دماغ میں رکھتے ہوئے میں نے یہ چند سطور ہدیہ ناظرین کئے ہیں۔

میں ہزور نہیں کہتا کہ آپ نے ایک ہندو اخبار میں ایسا تیز و تند مضمون ہماری سرکار کے مقابل تحریر فرمایا۔ کیونکہ ہر شخص آزادانہ طور پر کسی کے حق میں رائے زنی کر سکتا ہے۔ کیونکہ مظالم تو مظالم ہی ہیں۔ اُن کے اور کوئی معنے نہیں لگائے جا سکتے اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ فعل براہ راست گورنمنٹ کا ہے جس کو آپ عیسائی گورنمنٹ کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تصویر کے ایک رُخ میں ہمارے بادشاہ سلامت ضرور عیسائی ہیں اور جس انگلستانی گورنمنٹ سے آپ تعلق رکھتے ہیں وہ بھی عیسائی ہے۔ لیکن تصویر کے دوسرے رُخ میں ہمارے فرمانروا تو ہندو ہیں اور نہ مسلمان اور نہ عیسائی۔ وہ تو ہمارے حق میں ایسے ہی ہیں جیسے کہ ہمارا خدا جو ہندوستان کا بھی خدا ہے۔ نہ وہ رب الہنود ہے اور نہ رب العیسائیاں ہے اور نہ رب المسلمین بلکہ رب العٰلمین ہے۔ اسی طرح وہ ہندوستانی گورنمنٹ جو آنجناب سے بوساطت ایک ویسرا کے تعلق رکھتی عیسائی گورنمنٹ ہے برٹش گورنمنٹ ہندو مسلمان عیسائی تینوں کی ممد و معاون ہے۔

وہ قانون کی پابند گورنمنٹ ہے۔

فرض کرو کہ اگر ہندوؤں کا دید قوانین موجودہ سے کسی خاص دفعہ سے ٹکر کھا جائے تو ایسی حالت میں وید کا نہیں مگر قانون ہی کا احترام ہوگا یا مسلمانوں کا قرآن جبکہ موجودہ قانون سے اس معاملہ میں ٹکر کھا گیا کہ کوئی مسلمان بحیثیت ملازمت فوج کسی مسلمان کو قتل کرے تو وہ جہنمی اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن یہی مسلمان فوجی حیثیت رکھتے ہوئے اگر کسی محمدی عالم سے بہکایا جائے کسی مسلمان کے قتل نہ کرنے پر مجبور ہو تو عالم مذکور باغی قرار پاکر سزا پائیگا اور یہ خیال نہ ہوگا کہ وہ ایسا کرنے پر قرآن کے حکم سے مجبور ہے اور گورنمنٹ قرآن کی پروا نہ کرکے اپنے قانون تعزیرات ہند وغیرہ کا احترام واجب سمجھیگی۔

علیٰ ہذا القیاس آپ کے دیئے ہوئے تمام حوالجات جو آپ نے بائبل شریف سے پیش کئے ہیں۔ یعنے فرعون اور موسیٰ اور مقدس یوحنا اصطباغی اور ہیرودیس وغیرہ جب یہ مقامات کسی وقت بھی قوانین شاہی سے مغائر اور متبائن آپڑینگے تو یاد رکھئے کہ قانون ہی کا احترام کیا جائیگا۔

پس میرے خیال ناقص میں موجودہ گورنمنٹ کو جو ہندوستان پر حکومت کرتی ہے آپ کا عیسائی کہہ کر اس کو از روئے مسیحیت ملزم ٹھہرانا درست نہیں معلوم ہوتا۔ اگر کسی پولٹیکل پہلو سے آپ کچھ اس موجودہ تشدد آمیز کارروائی پر جرح فرما سکتے ہوں تو فرمایئے۔ محض یہ کہہ دینے سے کہ عیسائی ہو کر جو در حقیقت واقعات کے مطابق نادرست اور غیر واجبی ہے آپ کے مضمون کا ہم پر کوئی اثر نہیں اور نہ گورنمنٹ ہی متاثر ہو سکتی ہے۔ آپ کا یہ فرمانا کہ ہندوستانی مسیحی ایسی مسیحیت کو اختیار کرنا نہیں چاہتے۔

اس کو میں مانتا ہوں بلکہ اس پر اتنا اور بڑھانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ موجودہ شورش بھی پیدا نہ ہوتی تو اس مسیحیت سے نہ تو ہم خداوند عالم کے آگے مسیحی ٹھہر سکتے تھے اور نہ ہندوستان کو مسیحی بنا سکتے اور نہ بنا سکے۔

خیال فرمایئے کہ ولائتی شراب ہندوستانی بوتلوں میں بھرنے سے دونوں ہی کا ضرر ہے کہ بوتلیں ٹوٹ گئیں اور شراب بہ گئی۔ چاہیئے کہ ولائتی شراب ولائتی بوتلوں میں اور ہندوستانی شراب ہندوستانی بوتلوں میں بھریں تاکہ دونوں سلامت رہیں۔

آسان طریقہ یہ ہے کہ اب ایشیائی طریق پر جہاں کا یہ مذہب ہے اور جس سرزمین کا ہندوستان ایک براعظم ہے اپنی مسیحیت کو تبدیل کریں اور اگر اس کی بدلائی میں کچھ دینا بھی پڑے تو شوق سے دے دیں۔

رہا ڈاسن کا بوٹ اور کوٹ پتلون یہ تو بغیر عیسائیت کے بھی ہندوستانی فیشن ہوتا جاتا ہے مگر اس سے مسیحیت کو ٹھوکر ہے تو چاہئے کہ اپنی اسی پرانی دھوتی اور لنگوٹی سے تعلق رکھیں تو بہتر ہوگا کہ کوٹ پتلون پہنے ہوئے اور ڈاسن کا بوٹ ڈاٹے ہوئے کسی بھائی کو ٹھوکر کھلا کر جہنم کی موری کے ڈاٹ بنیں۔ کے ن م کانپور

آجکل وزیر اعظم کا شغل

لندن ۱۶ مارچ آجکل مسٹر لائڈ جارج ویلز میں زرعی کاشت کر رہے ہیں اور مچھلیوں کا شکار کرتے ہیں۔

ضرورت

۴/۲

اے پی مشن چرچ فتحگڈھ (یو۔پی) کے لئے ایک پاسبان کی ضرورت ہے جسے زیادہ سے زیادہ مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ اور رہائش کے لئے مکان ملیگا جس کے استعمال کے لئے ایک بائیسکل بھی ہوگی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ معہ اسناد نقول پتہ ذیل پر درخواستیں کریں۔

بی۔ پاڈل۔ اے پی مشن فتح گڈھ (یو۔پی)

ضرورت

۴/۳

ایک ایسی ہندوستانی مسیحی ہوس کیپر کی جو ایک شریف خاندان کے لئے انتظام خانہ داری کو ٹھیک رکھنے کے لائق ہو ضرورت ہو۔ تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار علاوہ خوراک و مکان ملیگی اور نیز دو بچوں کو ابتدائی تعلیم بھی دینی ہوگی۔ درخواستیں بے ع معرفت ایڈیٹر صاحب نورافشاں آنی چاہیئں۔

سہارنپور کنونشن سنہ ۱۹۲۲ء

از اپریل ۵ کی شام سے اپریل ۱۰ کی شام تک

خاص مضامین گناہ۔ صلیب۔ پاکیزگی و خدمت۔

کیا جلعاد میں روغن بلسان نہیں ہے۔ کیا وہاں کوئی طبیب نہیں؟ میری قوم کی بیٹی کیوں چنگی نہیں ہوئی؟ یرمیاہ ۸ باب ۲۲ اس سوال کا جواب دیجئے اور دعا کرتے ہوئے کنونشن میں آیئے اور اپنے خاندانکو اور دوستونکو بھی لایئے خدا کا عجیب کام دیکھینگے۔

کھانے پینے اور رہائش کا انتظام قریب قریب سابق دستور پر رہیگا۔ خط و کتابت پادری پادری امرداس سکریٹری کنونشن رڑکی سے کیجئے اور مہربانی کرکے کچھ چندہ پادری بی بی رائے سہارنپور کے نام ضرور بھیج دیجئے۔ امرداس

کرسچن میوچوایل پروویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ۔ لاہور

۱/۴

مسیحیوں کا اپنا بیمہ فنڈ ہے جس میں ہر قوم۔ ملت اور فرقہ کے مسیحیوں کا بیمہ کیا جاتا ہے۔ منافع کے مالک بھی ممبران فنڈ ہی ہیں (سابقہ تخمینہ بابت پانچ سال میں بیس ہزار روپیہ کا منافع ہوا) اخراجات بہت ہی کم رکھے گئے ہیں حتیٰ کہ ڈائرکٹران فنڈ بلا معاوضہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ زندگی کا بیمہ تین اقسام ہیں۔ بیواؤں و یتیموں کے لئے پنشن۔ بچوں کے لئے تعلیمی وظائف۔ بڑھاپے کی پنشن۔ کم حیثیت اشخاص کے لئے چار آنہ ماہوار تک بیمہ کیا جاتا ہے۔ رقوم چندہ مقابلتاً کم رکھی گئی ہیں۔ اڑہائی لاکھ روپیہ پنشنوں اور رقوم حق رسی میں اب تک ادا کیا جاچکا ہے۔ سرمایہ قریباً تین لاکھ۔ زرضمانت قریباً سوا لاکھ سرکار میں جمع ہے۔ ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ مفصل حالات کے لئے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

فیلڈ سکریٹری (پنجاب)

کرسچن میوچوایل پروویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور۔

کرسچن بک سٹور لودیانہ

اُردو کی پہلی کتاب ۲ر	رومن پنجابی پرائمر ۱ر
" دوسری " ۳ر	تیوہار۔ اسلام میں مسیح ۱ر
صحت جسمی ۱ر تیرتھ ۱ر	ینابیع الاسلام ۳ر
مسئلہ التخلیق ۱ر صراط المستقیم ۱ر، ویدوں کی اصل ۳ر	دو سوال ۳ر

مینجر کرسچن بک سٹور لودیانہ

اُستادوں کی ضرورت

۳/۴

سی۔ ایم۔ ایس مڈل سکول فتحگڈھ ضلع گورداسپور کے لئے دو مسیحی ٹیچروں کی ضرورت ہے ایک ایس۔ وی اور ایک جے۔ وی تنخواہ بموجب مشن گریڈ اور سالانہ ترقی دیجائیگی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا کے پاس فوراً پہنچنی چاہئیں یکم اپریل سنہ ۱۹۲۲ء کو سکول میں حاضر ہونا پڑیگا

المشتہر

ہیڈ ماسٹر صاحب مشن سکول فتحگڈھ ضلع گورداسپور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ڈبلیو۔ بی۔ کلارک صاحب ایم۔ اے منیجر نورافشاں امپریس روڈ لاہور کے لئے پنجاب پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا